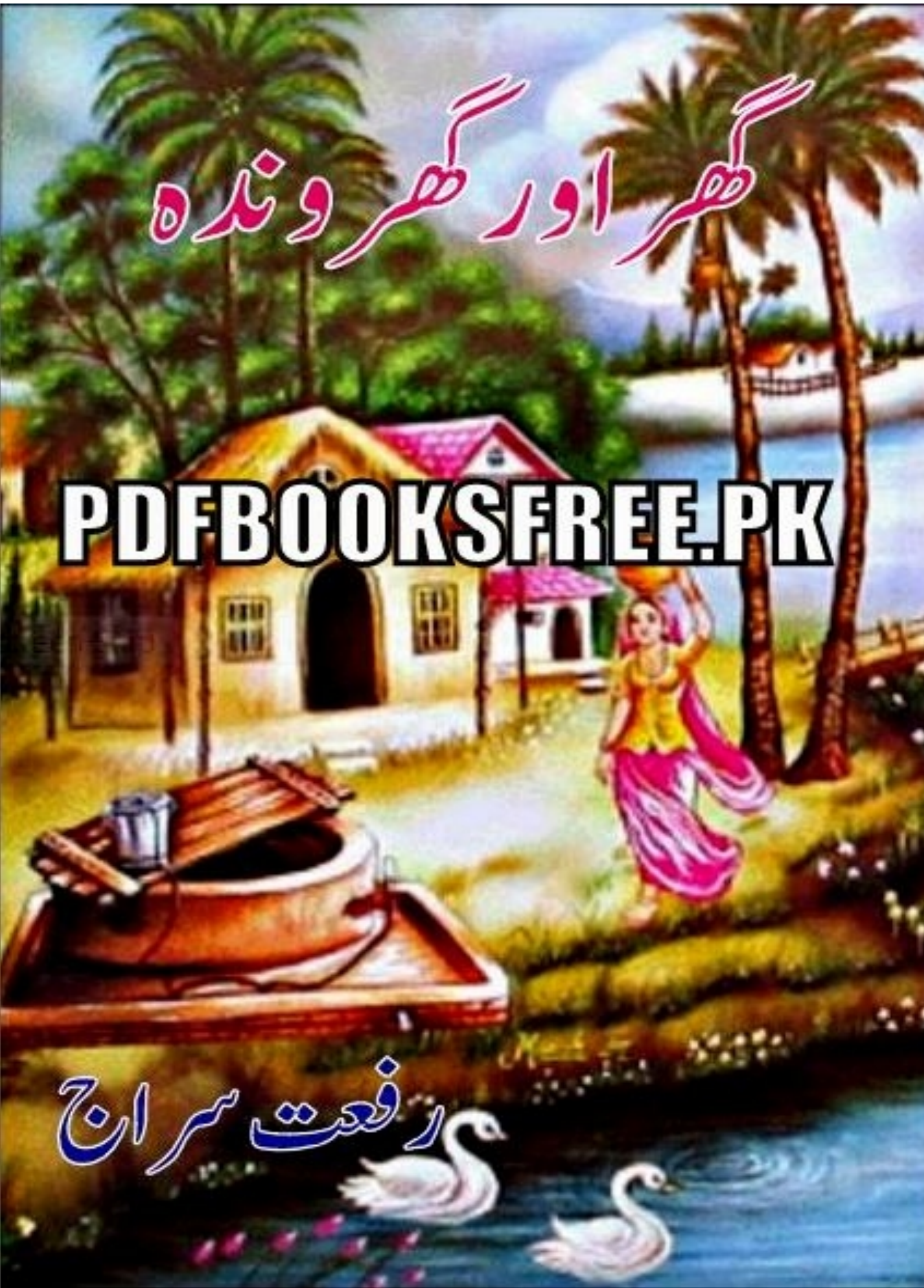


گھر اور گھروندہ
PDFBOOKSFREE.PK
رفعت سراج

ناول کا آغاز

احسان کیا تھا میں نے تم پر نکاح کر کے۔۔۔اس نے گیلا تولیہ بیڈ پر پھینکا۔۔۔

ہاں تو اتار رہی ہوں تمہارا احسان۔۔۔جا رہی ہوں جگہ خالی کر کے۔۔۔کسی اور پر اس طرح کا احسان کر کے یہ خالی جگہ بھر دینا۔۔۔اس نے وارڈروب کھول کر کپڑے بیڈ پر پھینکنا شروع کیے۔۔۔پھر وارڈروب کے اوپری حصے سے ایک بیگ نکالا۔

ہر بات کی حد ہوتی ہے۔۔۔بس اب حد ختم ہو گئی ہے۔۔۔اس نے کپڑے تہہ کیے بغیر بیگ میں ٹھونسنا شروع کیے۔۔۔۔

تم ایک قدم یہاں سے باہر نکال کر دیکھو۔۔۔وہ غرا کر آگے بڑھا۔۔۔

کیوں کیا ٹانگیں توڑ دو گے؟ وہ چلائی۔۔۔

توڑ بھی سکتا ہوں۔۔۔وہ بھی اسی انداز میں گویا ہوا۔۔۔

قریب آ کر دیکھو۔۔۔یہ ڈائمنڈ چاٹ لوں گی۔۔۔کرتے رہنا میری لاش کے ٹکڑے اس نے انگلی لہرا کے انگوٹھی دکھائی۔۔۔

وہ ایک لمحے کو ٹھٹکا۔۔۔کچھ سوچا۔۔۔پھر ایک دم پینترا بدل کر اس پر جھپٹا وہ مچلتی تڑپتی رہ گئی۔۔۔اس نے انگوٹھی تقریباً کھوسٹ لی۔۔۔اور جیب میں ڈال کر اسے چھوڑ دیا۔۔۔

کوئی اور طریقہ سوچو اب۔۔۔مرنے کا۔۔

آپ کی تو مرضی ہی یہ ہے کہ۔۔۔خیر۔۔۔اب آپ کو پریشان ہونے کی قطعی کوئی ضرورت

نہیں۔۔۔میں جا رہی ہوں ہمیشہ کے لیے۔۔راستہ صاف ہے۔۔۔۔وہ دوبارہ بیگ میں کپڑے ٹھونسنے لگی۔۔۔

اتنا اسان نہیں ہے یہ سب۔۔۔وہ استہزائیہ انداز میں مسکرایا۔۔۔اور بڑی پھرتی سے دروازہ بند کر کے باہر سے لاک لگا دیا۔۔اور خود کچن کی طرف چل دیا جہاں بوا کی موجودگی یقینی تھی۔۔۔

حریم بری طرح دروازہ پیٹ رہی تھی۔۔۔

بوا بھی شور سن کر کچن سے باہر آ چکی تھیں۔۔۔باہر نکلتے ہی معید کو سامنے پایا۔۔۔

کیا شور ہے میاں۔۔۔۔؟وہ پریشان نظر آئیں۔۔۔۔

کچھ نہیں۔۔۔کوئی خاص بات نہیں۔۔۔میں امی کی طرف جا رہا ہوں۔۔۔کھانا وہیں کھاؤں گا۔۔۔اس نے بے نیازی سے جواب دیا۔۔۔

بوا اس کی بات پر توجہ دینے کے بجائے دروا کی دھڑ دھڑ سن رہی تھیں۔۔۔

دروازہ کھولو۔۔۔۔بالآخر چیخ پکار بوا کے پلے پڑ ہی گئی۔۔۔پلٹ کر تعجب سے معید کی طرف دیکھا۔۔۔کیوں بند کر دیا۔۔۔یہ کیا بات ہوئی؟

ابھی دو چار گھنٹے اسے چیخنے رونے دو۔۔۔تھوڑی دیر میں ٹھنڈی ہو جا گی۔وہ لا پرواہی سے شانے جھٹک کر بولا۔۔۔

ٹھنڈی۔۔۔؟بوا ہونق سی ہو گئیں۔۔۔

میرا مطلب ہے خاموش ہو جاگی۔۔۔وہ جھلایا۔۔۔

خاموش۔۔۔۔بوا پھر بیدھانی میں الجھ گئیں۔۔حریم کی چیخ و پکار نے حواس معطل کر رکھے تھے۔اب اتنا بھی جھگڑا نہیں کہ آپ ٹھنڈی اور خاموش کی گہرائیوں میں اترنے لگیں۔۔خدانخواستہ اب یہ نوبت بھی نہیں آئی کہ آپ یہ سوچنے لگیں کہ میں اس کے گلے میں پھندا لگا کر باہر آ گیا ہوں اور وہ لحہ بہ لحہ ٹھنڈی یا خاموش ہو رہی ہے۔۔۔اے میاں۔۔اللہ نہ کرے۔۔بوا کے تو حلق میں کانٹے پڑ گئے۔۔۔۔کیا حوصلہ مندی ہے۔۔۔کیا ڈھٹائی۔۔۔۔میں کیوں ایسا سوچنے لگی۔۔۔میں نہیں سن رہی کوئی بات۔بس آپ دلہن کو کھولو۔۔۔وہ قطعی انداز میں مصر ہوئیں۔۔۔

کھولوں؟ کیا مطلب۔۔۔بھینس بندھی ہوئی ہے جسے کھولوں۔۔۔تاکہ وہ کہیں کھلی جگہ ہریالی میں جگالی کرتی پھرے۔۔۔۔نانسنس۔۔۔

زیادہ ٹرکس آزمانے کی کوشش نہ کرنا۔۔۔میں خود آ کر لاک کھول دوں گا۔۔۔

امی کی طرف جا رہا ہوں۔۔۔وہیں کھانا کھاؤں گا۔۔۔

بوا اے میاں۔۔۔اے میاں کرتی رہ گئیں اور وہ بائیک کی طرف بڑھتا چلا گیا۔۔۔



امی تو دو قدم کے فاصلے پر ہی تھیں کسی بھی وقت پول کھل سکتی تھی جبکہ اس کا موڈ تھا وہ اسے کم از کم تین چار گھنٹے تو مزہ چکھا۔۔۔یار حد ہوگئی اپنے لائف پارٹنر کے مزاج کو نہیں سمجھتی۔۔۔شک کرتی ہے۔۔نمک یا چینی ہوں جسے لڑکیاں گھول کر پی جائیں گی۔۔۔۔آخر انسان ہوں بندہ بشر ہوں۔۔۔کسی کو ذرا غور سے دیکھ لیا تو کیا ہوا۔۔۔کیا اسٹکر بن کر چپک گئی وہ۔۔۔کسی سے ذرا ہنس کر بات کر لی تو دوسرے نکاح کا ایجاب و قبول ہو گیا۔۔۔نالائق یہ بھی نہیں سمجھتی کہ آخر کار کبوتر اپنی چھتری پر ہی آ گا۔۔۔

اس نے اسپیڈ تیز کی اور سی سائیڈ کی طرف رخ موڑ دیا۔۔۔

راستے سے ایک برگر اور بروسٹ پیک کرایا اور ساحل سمندر پر تنہا پکنک انجوائے کرنے کی سر توڑ کوشش کی۔۔۔

کافی دیر کی چہل قدمی کے بعد اسے دھیان آیا کہ اب چلنا چاہیے۔۔۔بس بہت ہو گیا باقی آئندہ سہی۔۔۔

گھر میں داخل ہوا تو مغرب کی اذانیں ہو رہی تھیں ساتھ ہی گھر کی اندرونی فضا کسی تقریب کا منظر پیش کر رہی تھی۔۔۔

تینوں بہنیں اپنے بچوں سمیت موجود تھیں۔۔۔جن کے بچوں کا کلیکشن یوں سمجھا جاتا تھا کہ سخت ترین جنگی محاذ پر بھیج کر ممکنہ بلکہ حیرت انگیز کامیابی و فتح سمجھی جا سکتی ہے۔۔۔

اس پر مستزاد سلطانہ پھوپھو جن کو وہ سلطان پھوپھو کہا کرتا تھا اور اکثر و بیشتر یہ قول سنا تا رہتا تھا

کہ جابر سلطان کے آگے کلمہ حق کہنا جہاد ہے۔۔۔اس پر وہ اس سے ناراض ہی رہتی تھیں کہ بھتیجا انہیں کافر کہتا ہے، اور ان کے سامنے آتے ہی حالت جہاد میں آجاتا ہے۔۔۔

اسی آن میں کچن سے نکلتی ماں پر بھی نظر پڑ گئی۔۔۔لمحہ بھر کو تو چکرا کر رہ گیا ہو گی سیر تفریح۔۔۔۔ آگیا گھر کا خیال۔۔۔اس لیے الگ گھر کر دیا تھا کہ کچھ ذمہ داری پیدا ہو گی۔۔۔سنجیدگی آ گی۔۔۔کوئی عقل کے کام ہوں گے۔۔۔

سالن میں سے دھنیا نکالیں۔۔۔راشدہ (بہن) کے چار سالہ بیٹے نے ایک دلدوز چیخ مار کر نانی کی صلواتیں اور ماموں کا سلام سب خلط ملط کر دیا۔۔۔راشدہ ایک کونے میں بیٹھی اسے کھانا کھلا رہی تھی۔۔۔اس نے معید کو سلام کیا تھا مگر اس نے سنا نہیں تھا۔۔۔

بھائی۔۔۔یہ کیا حرکت کی۔۔۔؟ کس طرف سے راشدہ سے بڑی ریتا نکل آئی تھی بہت ملامت بھرے انداز میں دریافت کر رہی تھی۔۔۔

کونسی حرکت۔۔۔؟ ابھی تو میں نے زاویہ بھی نہیں بدلا۔۔۔اس نے ذرا انجان بننے کی کوشش کی۔۔۔

اگر انہیں کچھ ہو جاتا خدانخواستہ۔۔۔ریتا سے بڑی ربیعہ بھی آموجود ہوئی تھی ارے اس کی بلا سے۔۔۔دلہن سے کہا بھی تھا۔۔۔مت پریشان کرو کسی کی بچی کو۔۔۔پہلے اپنے نور چشم کو سدھالو۔۔۔

کیا میں ڈنگروں، مویشیوں میں سے ہوں۔۔۔جسے سدھانے کے منصوبے بن رہے ہیں۔

۔۔سلطان پھوپھو کے حملے نے تن بدن میں جیسے آگ ہی لگادی۔۔۔۔وہ جانے کب آ گئی تھیں۔۔۔شاید ربیعہ کے پیچھے آئی تھیں۔۔۔ارے ان سے بھی پرے۔۔۔امی جان نے بیچ پا ہوکر اضافہ کیا۔۔۔

بھائی۔۔۔ بھابی کوئی لاوارث نہیں ہیں۔ان کا میکہ انہیں اتنا پیار نہیں کرتا ہوگا جتنا پیار انہیں سسرالی کرتے ہیں۔آخر آپ کیا سمجھ کر انہیں اس طرح بند کر کے چلے گئے تھے۔ربیعہ نے بھی باقاعدہ حصہ لیا۔۔۔

اس کو کیا اس کی طرف سے جان سے چلی جاتی۔۔۔سلطان پھوپھو کی دیرینہ ناراضگی پھوٹ پھوٹ کر باہر نکلنے لگی۔۔۔

شرم نہیں آتی کیا منہ دکھائیں گے ہم اس کے ماں باپ کو۔۔۔۔کتنا خوش رکھ رہے ہیں ہم ان کی بچی کو۔۔۔امی جان نے بڑی برہمی سے اس کی سمت دیکھا۔۔۔

تو کیا صرف میرا ہی قصور ہے۔۔۔۔وہ تو جیسے دودھ پیتی ہے۔۔۔۔وہ جھلایا۔۔۔ان کی حالت دیکھیں ذرا۔۔۔ریناں نے اسے متوجہ کرنے کی کوشش کی۔۔۔

آپ لوگ دیکھیں میں دیکھتا رہتا ہوں۔۔۔

دیکھ رہی ہو دلہن اس کی ڈھٹائی۔۔۔سلطان پھوپھو بھاوج سے مخاطب ہوئیں۔

دیکھ رہی ہوں آپا۔۔۔مگر میں اسے سیدھا کر کے ہی اب یہاں سے جاؤں گی۔۔۔امی جان نے نند کو پوری تسلی دی۔۔۔

ارے وہ تو بوا کو سوجھی۔۔۔غریب ہانپتی کانپتی پہنچی۔۔۔کتنی مشکل سے ہم نے تالا توڑ کر اسے باہر نکالا۔۔۔

توڑ دیا تالا۔۔۔؟ چاینا کا تھا۔۔۔وہ کچھ اور کہنا چاہتا تھا۔مگر درمیان میں روک دیا گیا۔

چولہے میں گئے تمہارے چین جاپان۔۔۔امی جان بھڑک گئیں۔۔۔

میرا خیال ہے۔۔۔وہ بہت عاجزی سے کچھ کہنے لگا۔

بھاڑ میں گیا تمہارا خیال۔۔۔اندر جا کر حال دیکھو اس کا۔۔۔شرم آنا چاہیے تمہیں۔۔۔اسے اذیت دی ہم سے جھوٹ بولا۔۔۔سارا دن گناہ کمانے میں گزار دیا۔۔۔کوئی انسانیت کی بات ہے۔۔۔شرم آ رہی ہے ہمیں۔۔۔امی جان بحساب گرم نظر آئیں۔۔۔

ہاں بس۔۔۔مجھے ہی کہیں سب۔۔۔وہ تو جیسے کچھ کرتی ہی نہیں۔اس کی بعض باتیں اتنی ناقابل برداشت ہیں کہ آئندہ اس سے بھی زیادہ بھی کچھ ہو سکتا ہے۔۔۔وہ بھی پینترا بدل کر ناراضگی ظاہر کرنے لگا۔۔۔

سترہ سال میرے پڑوسے میں رہی ہ۔۔۔میرے سامنے پلی بڑھی ہے۔اس سے اچھی طرح شناسائی ہے۔۔۔اس کی ایک ایک عادت میرے سامنے ڈھلی ہے۔۔۔تمہاری ماں ہونے کا یہ مطلب نہیں کہ غلط باتوں میں تمہاری حمایت کروں گی۔۔۔یعنی حد ہو گئی۔۔۔اگر خدانخواستہ وہ کچھ کر بیٹھتی۔۔۔بات کرنے کی ضرورت نہیں مجھ سے۔۔۔وہ ماتھے پر لاتعداد بل ڈال کر کچن کی طرف چلیں۔۔۔

بھی تو زعم ہے اسے کہ سارا سسرال ہم نوالہ و ہم پیالہ ہے۔۔۔

جس لڑکی میں صلاحیت ہوتی ہے اسی کا سسرال ہم نوالہ و ہم پیالہ ہوتا ہے۔ایسی سیدھی بچی۔۔

۔سلطان پھوپھو نے اس کی بات کاٹ کر گویا چٹکی بھری۔۔۔

سیدھی۔۔۔ہونہہ۔۔۔بیوقوف اچھا بنا لیتی ہے سب کو۔۔۔

ارے۔۔۔سارا چارہ اس کا خون بکھرا ہوا تھا، کمر میں گھستے ہی مجھے تو چکر آ گئے۔خ۔۔۔

خون۔۔۔وہ بدحواس ہو کر مزید کچھ سنے بغیر کمرے کی طرف بھاگا۔۔۔حریم کی پیشانی پر پٹی

بندھی ہوئی تھی۔۔۔وہ بیڈ پر بالکل چت لیٹی ہوئی تھی آنکھیں بند تھیں۔۔

یہ کیا کر لیا۔۔۔؟ شرافت سے دو چار گھنٹے لاک ہو کر نہیں گزارے جا سکتے۔۔۔وہ پینٹ کی

جیبوں میں ہاتھ دیے بہت تاسف بھرے انداز میں اس کا چہرہ دیکھ رہا تھا۔۔۔

وہ اسی طرح ساکت و صامت لیٹی رہی۔۔۔

زبان بھی اینٹھ گئی ہے۔۔۔طبیعت کی طرح؟ وہ اسی طرح گویا ہوا۔۔۔

کچھ پیسے لے کر بولو گی؟

اچھا یہ بتاؤ۔۔۔سر دروازے میں مارا تھا یا دیوار میں؟

ویسے تمہارے میک اپ کا کیا ہو گا۔۔۔کتنا گہرا زخم ہے۔کب تک پٹی کھل جا گی؟ بات کرنے

کی ضرورت نہیں مجھ سے۔۔۔وہ جیسے پھٹ پڑی۔۔۔

صرف ضرورت کے تحت بات نہیں کی جاتی۔۔۔ہم مطلبی نہیں ہیں بہت بیلوث اور سادہ و

معصوم ہیں۔۔۔وہ بیڈ کے کنارے پر ٹک گیا۔

اس معصومیت پر دن اور رات قربان ہو رہی ہوں۔۔۔وہ جل کر بولی تھی۔۔۔

اللہ اللہ۔۔۔معید نے بڑی ادا سے چھیڑا۔۔۔

جائیں آپ یہاں سے۔۔۔اس نے آنکھوں پر بازو رکھ لیا۔۔۔

کہاں جاؤں۔۔باہر تو تمہارے حمایتیوں کا رش لگا ہوا ہے۔۔۔جو مجھے چیل کوؤں کی طرح نوچنے کو تلے بیٹھے ہیں۔۔۔۔جو گیدڑ سنگھی ان کو سنگھائی تھی مجھے بھی سنگھائی ہوتی تو آج یہ پرابلمز پیدا نہ ہوتیں۔۔۔

آپ جاتے ہیں یا امی کو آواز دوں۔۔۔وہ چلائی۔۔۔

جا رہا ہوں بابا۔۔۔وہ بوکھلا کر کھڑا ہو گیا۔۔۔



شاید دنیا میں اس طرح کی فطرت بہت سے مردوں کی ہوتی ہو گی۔۔۔جو ہر پرکشش عورت کی طرف لازماً توجہ فرماتے ہیں۔۔۔اور صرف دیکھ کر ہی تسکین حاصل کر لیتے ہیں۔شاید یہ کوئی نفسیاتی عارضہ ہی ہوتا ہو گا۔۔۔

وہ اس سے بہت محبت کرتا تھا۔۔۔مگر اس وقت وہ بہت عذاب میں مبتلا ہو جاتی تھی۔جب وہ

اسکی موجودگی ہی میں کسی لڑکی کو اتنی اٹینشن دینے لگتا تھا کہ یہ بھی بھول جاتا تھا کہ بیوی بھی ساتھ ہی ہے۔۔۔اور کس طرح سلگ سلگ کر خاک ہو رہی ہے۔۔۔اتنی آؤ بھگت کرتا تھا کہ وہ تڑپ کر اپنی جگہ چھوڑ کر کہیں اور بیٹھ جاتی تھی۔۔۔بعد میں اسے بہت سمجھاتا تھا کہ وہ تو اخلاقیات نباہ رہا تھا۔۔۔اس کی نیت خراب نہیں تھی۔۔۔وہ تو بس اس کا دل ہی ایسا ہے کہ وہ کسی کو اگنور نہیں کر سکتا۔۔۔اس کی شادی کے فوراً بعد اس کی نند کے ہاں کوئی شادی ہوئی تھی۔ وہ اپنی ساس نندوں کے ساتھ کئی دن پہلے سے وہاں پہنچی ہوئی تھی۔۔۔راشدہ کے سسرالیوں میں سے بھی بہت سے مہمان آ ہوتے تھے انہیں میں ایک پری چہرہ محترمہ بھی تھیں۔ اس نے کئی مرتبہ معید کو اس سے بات چیت کرتے ہو دیکھا تھا مگر اس عمل کو اتفاقات میں سے سمجھ کر نظر انداز کر دیا تھا۔۔

لیکن جب ڈرائنگ رم میں دونوں کو تنہا بہت خوشگوار موڈ میں باتیں کرتے دیکھا تو مجھے بھر کو سناٹے میں رہ گئی۔۔۔یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے بہت پرانی دوستی ہو۔ وہ اسی وقت چھوٹے بھائی کے ساتھ بائیک پر بیٹھ کر واپس آ گئی تھی اور رو رو کر جان آدھی کر لی تھی۔۔۔

بعد میں وہاں ڈھونڈ پڑی تو پتہ چلا کہ اس کی طبیعت ٹھیک نہیں تھی اس لیے وہ گھر چلی گئی ہے۔۔

۔

وہ یہ سنتے ہی گرتا پڑتا اس کے پاس پہنچا تھا۔۔۔

اور طبیعت کی خرابی کی وجہ جان کر بری بیباکی سے بولا تھا۔۔۔بہت دقیانوسی اور نیرو مائنڈڈ

ہو۔۔ذراسی بات چیت سے کیا ہو جاتا ہے۔جہاں اتنا رش ہوتا ہے وہاں کسی نہ کسی سے بات چیت ہوتی رہتی ہی ہے۔۔۔

تب وہ واقعی شرمندگی محسوس کرنے لگی تھی جیسے واقعی وہی غلط ہو۔۔۔

اس دن کے بعد اس نے پھر اس طرف توجہ نہیں دی تھی۔۔۔لیکن کچھ عرصے کے بعد وہ مختلف اوقات میں شدید احساس توہین سے دوچار رہنے لگی۔یعنی بھری محفل میں وہ اسے بھول جاتا تھا اور کسی مہ رومہ جبیں کی دیکھ بھال، میں لگ جاتا تھا۔وہ وقتاًفوقتاً کے طعنے سہنے کے لیے برداشت کر جاتی تھی۔۔۔لیکن اندر ہی اندر یہ بات اسے گھن کی طرح کھا رہی تھی۔

اور تو اور اس نے خواتین کی قربت حاصل کرنے کی ایک ٹرک بڑی زبردست حاصل کر لی تھی۔۔۔یعنی نیم حکیم قسم کا پامسٹ بن گیا تھا۔۔۔بس کوئی تقریب ہوتی اور لڑکیاں اسے گھیر کر بیٹھ جاتیں۔۔۔معید بھائی پہلے میرا ہاتھ دیکھیں۔۔۔پہلے میرا۔۔۔مختلف پچ (pitch) اور ویولینتھ (length)wave کی حاصل آوازیں زبردست شور پیدا کرنے لگتیں۔۔۔

وہ راجہ اندر بنا۔۔۔کیرو کا جانشین دکھائی دیتا۔۔۔بہت اعتماد سے نازک سے ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لے کر مستقبل کی پیش گوئیاں کرنے لگتا۔۔۔وہ اندر کی کھولن مٹانے کو بار بار ٹھنڈا پانی پیتی۔۔۔

جھگڑا ہونے کی نوبت سے پہلے وہ کمال ہوشیاری سے ہینڈل کر لیتا تھا۔۔۔

یار ہر لڑکی بیوی تھوڑا ہی ہوتی ہے۔۔۔

بیوی تو بس ایک ہی ہوتی ہے۔۔۔

یا یہ کہ کوئی لڑکی بیوی کی برابری تو نہیں کر سکتی۔۔۔بیوی سے تو سب سے قریب ترین رشتہ ہوتا ہے۔۔۔دنیا کا کوئی رشتہ اتنا قریبی نہیں ہوتا۔۔۔

یوں سمجھو ایک روح کے دو سا ہوتے ہیں۔۔۔۔وغیرہ وغیرہ۔۔۔

اور وہ جیسے واقعی ریلکس ہو جاتی۔۔۔بہل جاتی۔۔۔اپنی بدگمانیوں پر خود ہی شرمندگی محسوس کرنے لگتی۔۔۔

آہستہ آہستہ جیسے وہ عادی ہو رہی تھی اس لیے کہ وہ بہر حال اس کا بیحد خیال کرتا تھا۔۔۔دکھ بیماری میں تو تیمارداری کا حق ادا کر دیتا تھا۔۔۔زندگی ایک ڈھب پر چل ہی پڑی تھی۔۔۔

کہ اس کی بڑی بھابی نے جیسے اسے کسی خواب سے جگا دیا۔۔۔

تم کیسی بیوی ہو۔۔۔ایسے رنگ رنگیلے خاوند کو کھلا چھوڑ رکھا ہے۔مان لیا ہم نے کہ وہ بہت براڈ مائنڈڈ اور پروگریسو ہے۔۔۔لیکن کسی لڑکی کی کیا گارنٹی ہے وہ تو اس کی مستقل قربت کی خواہشمند ہو سکتی ہے۔ظاہر ہے وہ خوش شکل ہے۔۔۔خوش لباس و خوش انداز ہے۔۔۔جاب اچھی ہے۔۔۔تم پڑی سوتی رہنا کوئی کام بھی دکھا سکتی ہے خدانخواستہ۔۔۔

گویا یہ سن کر تو اسے پنکھے لگ گئے تھے۔۔۔اندر ایسی ہول شروع ہوئی تھی کہ ساری ہستی تلپٹ ہونے لگی تھی۔۔۔

اوہ۔۔۔واقعی۔۔۔اس طرف تو میں نے سوچا ہی نہیں۔۔۔ٹھیک ہی تو کہہ رہی ہیں بھابی۔۔

۔آج اس کے قطعی احتجاج پر جھگڑا بہت بڑھ گیا تھا۔بات بھی پڑوس کی تھی۔موصوفہ کو معید سے لفٹ کیا ملی کمبل ہی ہو گئیں۔۔۔جب دیکھو موجود۔۔۔خاص طور پر ان اوقات میں جب معید کی گھر میں موجودگی یقینی ہوتی تھی۔۔۔

کھٹک تو وہ اس وقت تھی جب محترمہ نے بھابی کے بجا حریم باجی کہنا شروع کیا تھا کبھی کڑھائی گوشت لیے چلی آرہی ہیں کہ اپنے ہاتھوں سے بنایا ہے۔۔۔

کبھی چکن اسٹکس یہ کہتی ہوئی لا رہی ہیں کہ انہوں نے رنگون والا سے کوکنگ کا کورس کیا ہوا ہے۔۔۔

کبھی رات دس بجے اس کا فون ون وے ہو جاتا تھا اور انہوں نے کوئی ضروری فون کرنا ہوتا تھا جو انہیں دس بجے ہی یاد آتا تھا۔۔۔لہذا وہ پڑوس سے فون کرنے آ جاتی تھیں۔ایک منٹ کے فون کے بعد پھر بیس منٹ معید کی خیر خیریت دریافت کرتی تھیں۔۔۔

اور معید یوں کھلا جاتا تھا کہ گویا اس کے خزاں رسیدہ چمن میں بہار آ گئی ہو۔۔۔بس اسی بنیاد پر ہفتے بھر سے جھگڑا چل رہا تھا۔۔۔

آج حد ہو گئی جب اس نے یہ کہا کہ نکاح کر کے تم پر احسان کیا ہے۔۔۔چھ لڑکیوں کی وجہ سے تمہاری اماں بلڈ پریشر کی مریضہ بن رہی تھیں تو اپنی والدہ کی درخواست پر میں نے تم پر غور کیا تھا۔۔۔

یہ سننے کے بعد تو اسے اس گھر میں ایک منٹ گزارنا عذاب لگ رہا تھا۔احساس توہین سے انگ

انگ سلگ رہا تھا۔۔۔اب وہ بس اسی انتظار میں تھی کہ کب سسرالی جائیں اور وہ بھی اس گھر سے نکلے۔۔،

اب وہ کوئی بات سننے کو تیار نہیں تھی۔۔۔۔

ساس نندوں اور سلطان پھوپھو کے جانے کے بعد جب معید واش روم میں تھا تو وہ چادر اوڑھ کر گھر سے نکل آئی تھی۔۔۔یوں جیسے کوئی ہمیشہ کے لیے مقام چھوڑتا ہے۔

سر پر بندھی پٹی دیکھ کر گھر بھر ہی ہول گیا تھا اس پر یہ کہ وہ تنہا آئی تھی۔ورنہ وہ ہمیشہ معید کے ساتھ ہی آتی تھی۔۔۔۔

اس نے ہر مصلحت بالا طاق رکھ کر صاف صاف بتا دیا کہ وہ ہمیشہ کے لیے آ گئی ہے۔۔۔اور دروازے سے سر ٹکرا کر یہ چوٹ اس کی اپنی ذاتی کوششوں کا نتیجہ ہے۔۔۔اس کی امی کا تو بلڈ پریشر ہائی ہو گیا تھا۔۔۔تین بہنیں ماں کی خدمت میں اور دو اس کی دلجوئی میں لگ گئیں۔۔۔

امی نے وجہ دریافت کی تو وہ بھی اس نے بلا کم و کاست بیان کر دی۔

جس پر واقعی ان کی حالت غیر ہو گئی۔۔۔وہ سوچ بھی نہیں سکتی تھیں کہ معید ایسا غیر ذمہ دار و رنگین مزاج ہو گا۔۔۔

اللہ اللہ کر کے تو ایک کے فرض سے سبکدوش ہوئی تھیں۔۔۔اب پھر وہی دوبارہ فکر ہو رہی تھی۔۔۔

بیوگی کے دکھ کیا کم ہوتے ہیں جس پر مستزاد بیٹیوں کی ذمہ داریاں۔۔۔کافی دیر بعد جب ان

کے اوسان واپس ہو حواس بحال ہو تو انہوں نے اسی وقت معید کی والدہ کو رنگ کیا۔۔۔

ان کی آواز سے محسوس ہوا جیسے وہ بہت گہری نیند سو چکی تھیں۔۔۔لیکن یہ پتہ چلتے ہی کہ حریم وہاں پہنچی ہوئی ہے وہ تو لمحوں میں نیند کے غلبے سے باہر آ گئیں۔۔۔حریم کی والدہ نے کہا۔۔ ۔۔

نہ میری بیٹی کی شکل بری ہے نہ وہ جاہل ہے۔۔۔ہم اس کی توہین بہر حال برداشت نہیں کر سکتے۔۔۔لہذا اب آپ لوگ کسی صلح جوئی کی کوشش کے چکر میں نہیں پڑیں۔۔۔اور معید سے کہیں جہاں منہ مارنا چاہے مارے۔۔۔ہماری طرف سے اسے مکمل اجازت ہے۔۔۔ آپ کو اپنے بیٹے کے پچھن دیکھ کر بھی خوف خدا نہیں آیا کہ آپ کسی یتیم بچی کے ساتھ کیا کرنے جا رہی ہیں۔۔۔؟ یہ کہہ کر انہوں نے ریسیور رکھ دیا۔۔۔



رات دو بجے کا عمل تھا۔۔۔جب معید کی امی اور سلطان پھوپھو معید کے ہمراہ گھر میں داخل ہوئیں۔۔۔انہوں نے بہت جوش و جذبے سے سلام کیا تھا۔مگر جواب بڑی سرد مہری کے ساتھ ملا تھا۔۔۔

معید کی والدہ کی شرمندگی۔۔دیکھنے سے تعلق رکھتی تھی۔۔۔وہ بیقصور ہوتے ہو بھی اتنی

ندامت ظاہر کر رہی تھیں۔۔۔گویا کسی بہت بڑے جرم کا ارتکاب کر کے فارغ ہوئی ہوں۔۔
۔اس وجہ سے حریم کی والدہ قدرے نرم پڑتی نظر آ رہی تھیں۔۔۔یہ ناسمجھی کی باتیں ہیں۔۔۔
بچے عموماً کر جاتے ہیں۔۔۔انہوں نے حریم کی والدہ کو ٹھنڈا کرنے کی کوشش کی۔۔۔
یہ ناسمجھی نہیں ہے۔۔۔آوارگی ہے۔گمراہی ہے۔۔۔پرائی بچیوں کو بہکانا مغالطے میں ڈالنا۔۔۔یہ ناسمجھی ہے۔۔۔؟گمراہی کی انتہا ہے۔حریم کی والدہ نے پہلی فرصت میں یہ دلیل مسترد کی۔۔۔

لیکن۔۔۔آپ یہ تو جانتی ہیں کہ غلط کو صحیح کرنے کے مواقع اور راستے ہمیشہ موجود رہتے ہیں
معید کی والدہ نے پھر ایک مضبوط دلیل دی۔۔۔بڑے طوطے نہیں پڑھا جاتے۔۔۔ہم اپنی بچی کو مزید بیوقوف بنانے کی ہرگز مہلت نہیں دیں گے۔۔۔

اس دھوکہ بازی میں آپ بھی برابر کی شریک ہیں کی آپ کو اپنے بیٹے کے بارے میں کچھ پتہ نہ ہوگا۔۔۔لیپا لک تو نہیں ہے سگا بیٹا ہے آپ کا حریم کی والدہ نے ہر گنجائش ختم کرتے ہو قطعی اور حتمی انداز میں بات کی۔۔۔

آنٹی۔۔۔پلیز۔۔۔معید ایک دم بلبلا کر بول اٹھا۔۔۔(honest)

یہ بہت زیادتی ہے میرے ساتھ۔۔۔میں حریم کے ساتھ بہت آنسٹ ہوں۔۔۔۔میں نے اسے دل سے قبول کیا ہے۔۔۔تو اس سے شادی کی ہے۔۔میں دوسری شادی کا تصور بھی نہیں کر سکتا۔۔۔میرے گھر اور دل کی مالک صرف حریم ہے۔

پاؤ بھر خون نکلوا دیا تم نے بیچاری مالکن کا۔۔۔سلطان پھوپھو نے جھک کر جملہ فٹ کیا۔۔۔

بات چیت کرنے سے کیا انسان بیوفا کنفرم ہو جاتا ہے۔معید نے قدرے ناراضگی سے دریافت کیا۔۔۔۔

بیٹے مرد عورت کا سمبندھ آگ اور پھونس کا سمبندھ ہے۔ایک ان دیکھی تلوار سر پر جھولتی رہتی ہے۔۔۔کبھی بھی کہیں بھی کچھ بھی ہو سکتا ہے۔۔۔ہو سکتا ہے تمہاری نیت بات چیت سے زیادہ نہ ہو۔۔۔مگر فطرت کے حساب آگے کیا کچھ ہو سکتا ہے اس کا اندازہ قبل از وقت تم بھی نہیں لگا سکتے۔۔۔

امی معید کو سمجھاتے ہو ساتھ ساتھ سمدھن کے تاثرات بھی دیکھتی جاتی تھیں۔۔۔

بھئی کوئی بھی عورت یہ بیعزتی برداشت نہیں کر سکتی کہ اس کا میاں اسے بھول کر دوسری عورتوں کو واہ واہ کر رہا ہو۔۔۔آج نہیں تو کل ایسے مرد کا گھر ٹوٹتا ضرور ہے اب تم ننھے بن کر ہماری آنکھوں میں دھول جھونکنے کی کوشش نہ کرو۔۔۔معید کی ساس بغیر گنجائش کے بات کر رہی تھیں۔۔۔

بیٹے عورت ہر دکھ میں خوشی خوشی حصہ دار بن جاتی ہے۔شوہر کی محبت اس کا حوصلہ بڑھاتی ہے۔۔۔شوہر کی بے توجہی اسے اسکی نظروں میں گرا کر اس کا اعتماد چھین لیتی ہے۔۔۔یہ کسی نیک دل و پر خلوص عورت کے ساتھ بہت زیادتی کی بات ہے۔۔۔

تم لمبی بات کرنے کے بجا اپنی ساس سے معافی مانگو۔۔۔حریم سے معذرت کرو امی نے

بڑے سبھاؤ سے معاملہ نمٹانے کی کوشش کی۔۔۔

ہر گھر کچا گھروندا ہے۔۔باہمی خلوص اور ایک دوسرے پر اعتماد ہی گھر کا مضبوط بند ہے۔۔۔۔

بہر حال تم غلط ہو وہ بالکل صحیح ہے۔۔۔اس کا محور مرکز تم ہو۔۔۔تو تمھیں بھی چاہیے کہ تم اپنی توجہ کا محور و مرکز صرف اسی کو بناؤ۔۔۔۔

لیکن امی میں تو اس کے ساتھ بہت سنسیئر ہوں آپ قسم لے لیں۔وہی مجھے ٹوکتی ہے۔۔۔ جھگڑتی ہے۔۔بلیم کرتی ہے۔۔۔

دماغی توازن درست نہیں ہے اس کا۔۔۔حریم کی امی بھڑک گئیں۔

بہن،،، آپ ذرا خود کو پرسکون رکھیں۔۔۔مجھے امید ہے اسے اپنی غلطی کا احساس ضرور ہو رہا ہوگا۔۔۔آپ گنجائش رکھ کر بات کریں۔۔۔اسی میں ہم سب کی بہتری ہے۔۔۔

مگر آپ نے وہ مثل تو سنی ہوگی چور چوری سے جاہیرا پھیری سے نہ جا۔حریم کی امی نے چیخ کر کہا۔۔۔۔

میں ضامن ہوں۔۔۔ذمہ دار ہوں آپ موقع تو دیں۔۔۔حریم میری بہو نہیں میری بیٹی ہے۔ ۔اس کی گواہی حریم خود بھی دے گی۔معید کی امی نے بہت دوستانہ انداز و مسکراہٹ کے ساتھ کہہ کر ان کے ہاتھ تھام لیے۔۔۔

اس کو اچھی طرح سمجھا دیجیے جو مرد عورت کا دل نہیں جیت پاتا، وہ ساری زندگی سچی خوشی کو ترستا ہے۔حریم کی امی کے انداز میں اس مرتبہ گنجائش بہت واضح تھی۔۔۔

آپ نے بالکل ٹھیک کہا۔۔۔معید کی والدہ نے نند کی طرف دیکھ کر گویا تائید کی جو کافی دیر سے معید کو کچھ کہنے کے لیے مناسب الفاظ مرتب کر رہی تھیں۔۔۔

حریم کہاں ہے آنٹی۔۔۔؟معید نے کھڑے ہو کر جھجکتے ہوسا س سے پوچھا۔

اوپر ہوگی۔۔۔انہوں نیا س طرح کہ ناراضگی مصنوعی محسوس ہوئی۔۔۔

بچوں سے غلطیاں تو ہو ہی جاتی ہیں، بڑے کس لیے ہوتے ہیں؟انہوں نے ناراض سمدھن کا ہاتھ اپنیہاتھ میں لے کر بہت محبت سے کہا۔۔۔

ہوں۔۔۔انہوں نے باہر نکلتے ہو معید کو دیکھ کر ہنکارا ابھرا۔۔۔

اگر غلطی مان لی جاتو موقع ضرور دینا چاہیے۔

اگر گنجائش رکھنے کی رسم ختم ہو جاتو جگہ جگہ ٹوٹے ہو گھروں کا ملبہ دکھائی دے۔۔۔۔

حریم کی امی نے معید کی والدہ کی طرف بہت مطمئن مسکراہٹ کا تحفہ روانہ کیا۔۔۔جن کی سمجھداری کی وجہ سے ان کا بلڈ پریشر نارمل ہو رہا تھا۔۔۔

اوپر معید۔۔۔اپنی کوتاہی کے تدارک میں مصروف تھا۔

اختتام---------